وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝

ترجمان القرآن

یعنی

قرآنِ حکیم کے مطالب اردو زبان میں

ضروری تفسیر کے ساتھ



از

امام الہند مولانا ابوالکلام احمد آزاد رحمہ اللہ

اسلامی اکادمی

ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین

ترجمان القرآن

یعنی

قرآنِ حکیم کے مطالب اردو زبان میں

ضروری تفسیر کے ساتھ

از

ابو الکلام احمد

جلد اول

سورۂ فاتحہ سے سورۃ الانعام تک

اسلامی اکادمی

۱۷۔ اردو بازار لاہور فون: ۷۲۵۶۵۸۷۔۰۴۲

نام کتاب:

ترجمان القرآن

مصنف:

ابوالکلام احمد

سورۂ فاتحہ سے سورۂ الانعام تک

اهتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

تعداد: 1000

ناشر: .... ابومومن منصور احمد

مطبع: .... عرفان افضل پریس

ملنے کا پتہ:

اسلامی اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور

Phone: 042-7357587

مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ﴿١٥٦﴾ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ
وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ
إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ وَإِن مِّنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ
مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾

اور (نیز) اس بات کی وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا اور مریم کے خلاف ایسی بات کہی جو بڑے ہی بہتان کی بات تھی- (١٥٦) اور (نیز) ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو خدا کے رسول (ہونے کا دعویٰ کرتے) تھے (سولی پر چڑھا کر) قتل کر ڈالا' حالانکہ (واقعہ یہ ہے کہ) نہ تو انہوں نے قتل کیا' اور نہ سولی پر چڑھا کر ہلاک کیا' بلکہ حقیقت حال ان پر مشتبہ ہو گئی (یعنی صورت حال ایسی ہو گئی کہ انہوں نے سمجھا ہم نے مسیح کو مصلوب کر دیا حالانکہ نہیں کر سکے تھے) اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا (یعنی عیسائیوں نے جو کہتے ہیں مسیح مصلوب ہوئے لیکن اس کے بعد زندہ ہو گئے) تو بلا شبہ وہ بھی شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں- (١٥٧) ظن وگمان کے سوا کوئی علم ان کے پاس نہیں' اور یقیناً یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا' اور اللہ سب پر غالب رہنے والا اور (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے- (١٥٨) اور (دیکھو) اہل کتاب میں سے (یعنی یہودیوں میں سے جنہوں نے مسیح سے انکار کیا) کوئی نہ ہوگا جو اپنی موت سے پہلے (حقیقت حال پر مطلع نہ ہو جائے اور) اس پر (یعنی مسیح کی صداقت پر) یقین نہ لے آئے۔ ایسا ہونا ضروری ہے (کیونکہ مرنے کے وقت غفلت وشرارت کے تمام پردے ہٹ جاتے ہیں' اور حقیقت نمودار ہوتی ہے) اور قیامت کے دن وہ (اللہ کے حضور) ان پر شہادت دینے والا ہوگا- (١٥٩) الغرض یہودیوں کے اس ظلم کی وجہ سے ہم نے (کئی ایک) اچھی چیزیں ان پر حرام کر دیں جو (پہلے) حلال تھیں اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہت روکنے لگے تھے (اور ہدایت کی راہ میں سرتاسر روک ہو گئے تھے)- (١٦٠)

⇦ مصلوب کر سکے بلکہ حقیقت حال ان پر مشتبہ ہو گئی اور اللہ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا-

آیت میں جس اشتباہ کا ذکر ہے اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی شخصیت مشتبہ ہو گئی اور ان کی جگہ کسی دوسرے آدمی کو سولی پر چڑھا دیا اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی موت مشتبہ ہو گئی- وہ زندہ تھے مگر انہیں مردہ سمجھ لیا-

حضرت مسیح علیہ السلام کے ظہور نے بنی اسرائیل کی اصلاح وسعادت کا آخری موقع بہم پہنچایا تھا جسے انہوں نے اپنی شقاوت سے کھو دیا اور پھر گویا ان کی قسمت پر ہمیشہ کے لیے مہر لگ گئی- یہاں اس واقعہ کے ذکر سے یہ بات دکھلائی ہے کہ جن لوگوں کی شقاوتوں کی ایسی روئداد رہ چکی ہے اگر آج وہ دعوت حق کا مقابلہ کر رہے ہیں تو یہ کون سی انوکھی بات ہے؟

لے جب کسی جماعت میں راست بازی اور پرہیزگاری باقی نہیں رہتی تو مباح اور جائز باتوں کا بھی استعمال اس طرح کرنے لگتی ہے کہ طرح طرح کی برائیوں کا ذریعہ بن جاتی ہیں' اور اس وقت مصلح کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ سداً للذریعہ ان جائز باتوں کو بھی عارضی طور پر روک دے- چنانچہ یہودیوں کی بے لگام طبیعت کا یہی حال تھا- نتیجہ یہ نکلا کہ کتنی ہی حلال چیزیں جن کے لیے پہلے کوئی روک ٹوک نہ تھی مطلقاً روک دی گئیں- ⇦